

5.

1985

1839

176

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نور نامه کلاس
مع
نمایش نامه کلمه نامه عین نامه



نور نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلے میں اس کی حمد ثنا
 وہ ہے خالقِ خلق پروردگار
 اسی کی یہ قدرت ہے شمس و قمر
 ستاروں سے دی زیب افلاک کو
 جب یارِ عالم کو بخشی بہار
 ہر ایک شے جہاں تک موجود ہے
 درخت و گل و برگ و شبنم صبا
 اگر آب آتش ہیں یا خاک دبار
 کیا کر سدا یاد حق اور بس
 کہ قدرت سے ہے اس کی کیا بنا
 کہ پیدا کئے جس نے لیل و نہار
 جو گردش میں رہتے ہیں شام و صبح
 بشر سے منور کیا خاک کو
 کھلائے ہر ایک رنگ کے گل ہزار
 اسی سے پیدا وہ معبود ہے
 اسی کا کریں ذکر صبح و صبا
 یہ جتنے ہیں سب اس کے ہیں بخواد
 کہ اللہ بس اور باقی ہوس

در نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کروں یاں سے اب نعت احمد قلم
 محمد ہیں سالار کل انبیاء
 کیا حق نے پیدا اول وہ نور
 خدا ان کو پیدا نہ کرتا اگر
 محمد دو عالم کا مطلوب ہے
 درودِ خدا ان کے اوپر مذام
 کہ بھولے سمائے نہ شاخ قلم
 کہی جن کی لولاک حق نے ثنا
 اسی نور سے سب نے پایا ظہور
 نہ ہوتے یہ افلاک جن و بشر
 خدا نے جہاں کا وہ محبوب ہے
 وگر آل و اصحاب سب پر تمام

در بیان کیفیت نور نامہ

بیاں یہاں سے حضرت کے ہے نور کا
 روایت صحیحہ ہے اس طور سے
 نہیں اس میں کچھ جھوٹ میں نے لکھا
 زبان عرب میں تھا یہ لا کلام
 محمد بنی حق کے منظور کا
 سنیں نور نامہ کو سب غور سے
 لکھا ہے اس میں سب راست ہے اور کیا
 کیا نیک ہندی میں میں نے تمام

اگرچہ سچی مسیح وہ عربی زبان
سمجھ اس کی ہر اک گو دشوار تھی
اسی کے سبب میں نے کہنگر وغور
پڑھے گا جو اس کو تو ہر گاہ ثواب
حقیقت ہے اس میں لکھی نور کی
یقین اس پہ لادے جو کوئی تمام
ن لادے گا جو شخص اس پر یقین
سنے اس کو جو کوئی با اعتقاد
یہی عرض ہے میری سن قاریا
دعا ہے کہ یارب است الغفور

ولیکن سمجھ اس کی سستی پس گماں
کہ ہندی زبان یاں تو درکار تھی
لکھا نور نامہ کو ہندی کے طور
سنے دل سے جو اس کو ہو کامیاب
محمد بنی حق کے منظور کی
تو جنت میں پاوے گا عالی مقام
تو ہو گا جہنم میں وہ جاگزیں
کرے مجھ کو وہ فاقہ سے بھی یاد
کہ تو بھی کرے میرے حق میں دعا
مصنف کو تو بخشد بیکو ضرور

در بیان آغاز پیدائش نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

سنو یاں سے اب نور کی ابتدا
بنی اور جبریل اک دن تمام
مگر فاطمہ بھی تھیں حاضر وہاں
کہ تم ہو بڑے یا کہ ہیں جبریل
یہ جبریل بولے بنی سے کلام
ولیکن تو ہوں عمر میں میں بڑا
بنی نے کہا اے اخی جبریل
کہا پھر یہ جبریل نے اے رسول
مگر مجھ سے آگے تھا ایک جگہ
ہوا قدرت حق سے جب وہ بلند
رہا وہ پڑا سال ستتر ہزار
نبی کہا وہ مسیرا نور تھا
سوا اس سے پہلے مسیرا نور تھا
خدا نے کیا پہلے پیدا وہ نور
بنی نے یہ جبریل سے پھر کہا
مسیرا نور جس وقت پیدا ہوا
یہ فرمان آیا کہ نور سے بنی

روایت صحیحہ میں ہے یوں لکھا
تھے آپس میں بایکدگر ہم کلام
بنی سے کہا یہ کرو تم بیان
مجھے اس کی تہا و اب تم دلیل
بڑے ہو تم ہی اے بنی ذوالکرام
کہ سن سال میرا ہے تم سے سوا
بتا عمر کی مجھ کو اپنی دلیل
خدا کی تو درگاہ میں ہے قبول
ستارہ تھا جو اس نے پیدا کیا
ستارہ جو تھا نور سے ارجند
لیا پھر بلندی پہ اس نے قرار
کہ ستارا جو دیکھا ہے تو نے سدا
کہ لاکھوں برس پہلے پیدا ہوا
کیا اپنی قدرت سے اس کا ظہور
کہ سن اب میرے نور کا ماحبرا
خدا کو اسی وقت سجدہ کیا
اٹھا سر کو سجدہ سے اور کر خوشی

مرا جی سے تھا مقصد تمام
محبت سے تیری ہی پیدا کئے
ہے اک علم کا دوسرا حکم کا
وہ چوتھا جو ہے بحر اے نیک جو
جو ہے پانچواں بحر رحمت ہے وہ
جو ہے ساتواں بحر ہے شکر کا
نواں فقیر کا بحر مشہور ہے
بنی نے کہا پھر کہ اے جبریل
نہ تھا آسماں اور نہ تھی تب زمین
ہر ایک بحر میں سال دس دس ہزار
کیا حق نے جب سال ستر ہزار
ہوا نور خاموش خلوت گزریں
برس جب کہ مہر و گذرے تمام
کہ اے نور خلوت سے باہر نکل
میرے حکم سے اب تو سارا بدن
لکھی اور راوی نے ہے یوں خبر
کہ پیدا کیا حق نے اول شجر
درخت ایک شاخیں تھیں اس میں ہزار
میرا نور پھر حق نے پیدا کیا
بہت خوب روشن وہ در کی مثال
بنائی پھر ایک شکل طاؤس کی
پھر اس نور کا سال ستر ہزار
وہاں پر مرا نور اتنے برس
اذاں بس پھر حق نے تخلیق کی
کیا اس کا بھی اس شجر پر قیام
کیا اس نے منہ سوئے طاؤس جو
پڑی اس پر طاؤس کی جو نظر

تھی سے ہے مقصد جی سے ہے کام
یہ دریا ہی دس سبب تھی کو دیئے
وہ ہے تیسرا بحر عشق خدا
سمجھ اس کو خوف الہی کا تو
چھٹا بحر صبر و سخاوت ہے وہ
ہوا آٹھواں بحر عقل و دد کا
جو دسواں ہے وہ قلم نور ہے
میرے نور کی اور سن تو دلیل
میرا نور تھا پیدا اور کچھ نہیں
کئے نور نے سجدے بس بے شمار
میرا نور کا آپ موقوف کار
بحکم خدا تھے زمان و زمیں
کہا حق نے پھر نور کو کہ صرام
جو کچھ میں کہوں کرتو اس پر عمل
ہلا دے بس اے نور پاکیزہ تن
یہ قول بنی پاک نصیر البشر
رکھا نام شجر الیقین معتبر
نہیں اس کی قدرت کا ہے کچھ شمار
کیا نور سے اس کو اپنے حبرا
رکھا اس کو پردہ میں پھر چند سال
شجر پر جگہ اس کو رہنے کو دی
رہا اس شجر پر قیام و قسار
رہا اس کی تسبیح میں ہر نفس
عباد کی بس ایک شکل آئینہ کی
لغیر مان حق تھا جو اس کا مقام
وہ آئینہ اس کے ہوا دروہ
تو حیراں ہوا آپ کو دیکھ کر

نہایت جو خوب اپنا دیکھا جمال
حیا وہ لگا کر نے اس دم کمال

وہ غریبی کو دیکھ اپنی شرم مالکیا
 ہوئی فصر عن پھر پنج وقتی نماز
 خدا نے جو پھر نظر کی نور پر
 پھر اس دم جو وہ نور شرم مالکیا
 جو جنبش سے قطرے گرے بیشمار
 پیغمبر ہوئے اس سے کم اور سوا
 جو ماتھے سے اس وقت قطرے گرے
 گرے کانوں سے چار قطرے بہم
 جو شانوں سے قطرے گرے ددر کر
 گرے پاک بینی سے قطرے جویاں
 عرض منظر حق وہی نور ہے
 کہا پھر خدا نے کہ نور نبی
 کہ پیش اور پس اور بین و شمال
 نظر کی جو اس وقت اس نے چہرہ
 کہ آگے بھی نور اور پیچھے بھی نور
 وہ تھے چار اصحاب حق کے دلی
 پھر اس نور نے سال ستر ہزار
 ہوتے پھر تو پیدا سبھی انبیاء
 جو پھر دیکھا وہ بحر نور کرم
 سمجھوں کے نہی آیا پھر دھیان میں
 ازاں بس پھر اپنی قدرت سے جو
 خدا کی ہے حکمت کا مد یا عینق
 وہ تھا لعل سے بھی بہت سرخ تر
 وہ ظاہر میں دیکھا بہت صاف تھا
 تو پھر حق نے پھر قدرت قدرت تھا
 جو پھر اس کی اچھی سی صورت نبی
 کھڑائیوں کیا پھر یہ راز و نیاز

کئے پانچ اس وقت سجدے ادا
 بنی اور امت پہ صد ہانیا
 عرق میں ہوا غسرق وہ سرسیر
 عرق اس کو سرتا بپا آگیا
 گرے منہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار
 شمار ان کا حق آپ ہے جانتا
 وہ چاروں مقرب ملائک ہوئے
 ہوئے عرش و کرسی و لوح و قلم
 ہوئے ان سے پیدا یہ شمس و قمر
 بہشت اور دوزخ بنے اس سے یاں
 بنی تے کیا آپ مذکور ہے
 اٹھا کر نظر دیکھ لے تو ابھی
 نظر کیا پڑے تجھ کو اے خوشحال
 تو چاروں طرف نور آیا نظر
 وہی داییں بائیں اسی کا ظہور
 ابو بکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ علیؓ
 پڑھی حق کی تسبیح بس بے شمار
 محمدؐ کے اس دوسے باصف
 سب اروا میں پیدا ہوئیں پھر ہم
 پڑھا کلمہ طیب اسی آن میں
 کیا حق نے پیدا ہے قندیل کو
 کہ قندیل پیدا کیا ز عینق
 جو کی حق نے بھر اس کے اوپر نظر
 اسی طرح باطن میں شفاف تھا
 مسد کی صورت کو پیدا کیا
 رکھا اس میں وہ جو کہ قندیل تھی
 کہ پڑھتا کھڑا ہو کوئی جوں نماز

کیا پھر تو ارواحوں نے بھی طواف
 وہ صورت محمدؐ کی دیکھی جو صاف

پڑھی سب نے تسبیح پھر لا کلام
کہا پھر خدا نے کہ نور نبی
تیرے واسطے میں نے یہ چار چیز
دہ ہے آب و آتش و گر باد و خاک
برس ایک ہزار اس جگہ پر تمام
تیری مجھ کو کرنا ہے خاطر سبھی
بنائی ہیں دیکھ ان کو تو اسے عزیز
یہ ہیں نام چاروں کے اسے نور پاک

رفیق نور پیش آب

وہ نور محمدؐ نے دیکھا جو داں
کیا پاس جا کر کہا السلام ،
کہا پھر یہ پانی نے اے با صفا
کہا نور نے میں ہوں عبد خدا
کہ ہم تم ہیں سب اسی کے تمام
کہا نور نے کہ پھر دنیا میں تو
کہا اس نے جو ہو گی میری مراد
کیا نور نے پھر یہ اس سے کلام
کہ مخلوق خالق کے ہمسر نہیں
کرے وہ جو راضی ہو جس میں خدا
تو عیب اپنے کو دیکھ اور کر نظر
کہا اس نے پھر عیب ہے مجھ میں کیا
دیا نور نے اس کا پھر یہ جواب
کہ بندوں کو پیدا کرے گا خدا
ہوا پھر کرے گی تجھے پاک سب
کہی آب نے نور سے پھر یہ بات
یہ اس سے ہی نور نے پھر یہ بات
کہ بندہ تو پر عیب ہے سرسبز
وہ ایمان لایا یہ سن کر جواب
کیا آب نے بندگی کو قبول

کہ پانی کبر و غضب ہے رواں
علیک اسلام آپ بولا تمام
کہ تو کون ہے نام اپنا بتا
تجھے بھی اسی نے ہے پیدا کیا
وہ خالق ہمارا ہے بس لا کلام
کرے گا تو کیا جائے اے نیک خو
وہی میں کروں گا تو کر اعتماد
کہ بندے کو کیا اپنے مطلب سے کام
تیری مرضی اچھی یہ بکسر نہیں
کہ خالق وہ ہے اور ہے رہنا
کہ کیا عیب ہیں تجھ میں اور کیا ہنر
اگر عیب ہیں تو مجھے دے بتا
نفسر مان تق اس کو بس با صواب
نجاست وہ ڈالیں گے تجھ میں سدا
کہ پاکی کا تیسری یہی ہے سبب
مگر تو بے عیب اور پاک ذات
وہ بے پاک بے عیب اور پاک ذات
سزاوار پاکی کب ہے مگر
شہادت کا کلمہ پڑھا پھر شتاب
کہ بے شک خدا کا محمدؐ رسول

رفیق نور پیش آب

کہہ باد تو اپنا مقصد تمام ،
کہا اس نے جو ہوئی مسیری رضا
کہ خالق نے ہے تجھ کو پیدا کیا
نہیں اپنی مرضی پہ کرنا ہے کام
کہ کیا عیب ہے۔ تجھ میں سرتاپا
جو کچھ عیب ہے مجھ میں اے مہ لقا
گریزاں تو ہے ہر طرف سے ہوا
قدم رکھتی ہے تو اس قدر تیز تر
کہ اے نور بے عیب ہے تو مگر
کہ ہر عیب سے ہے خداوند پاک
پکارا خدا اور محمد رسول

ہوا نور پھر باد سے ہم کلام
کرے گی تو دنیا میں کہہ کام کیا
جواب اس کو پھر نور نے یہ دیا
جے بسندگی چاہتے لا کلام
تو اپنے تئیں دیکھ تو اک خدا
کہا باد نے مجھ کو دے تو بیتا
یہ سن کر کے تب نور نے یہ کہا
نہ ہرگز کسی کو تو آدے نظر
کہا اس نے پھر نور کو دیکھ کر
کہا نور نے بندہ ہے عیب ناک
کیا باد نے پھر تو ایماں قبول

رفتن نور پیش آتش

تو آتش سے جا کر بخونی ملا
کہ دنیا میں تو کیا کرے گی مردم
تجھے اپنا مطلب ہے کہنا ضرور
جو تجھ مجھ کو بھادے گردن میں وہی
کہ بندہ کو کیا اپنی مرضی سے کام
کہ خالق وہی ہے وہی ہے خدا
کہ تجھ کو ہو معلوم اپنی قدر
بتا تو مجھے اے محمد کے نور
ہے اور تیری قوت دہندہ ہوا
کہ تو ہی بے عیب ہے بے قصور
کہ ہر عیب سے پاک ہے وہ الہ
محمد رسول اس کا بس ہے تو ٹھیک

وہاں سے جو پھر نور آگے بڑھا
کہا آگ سے پھر تو کہہ اپنا کام
بہت تجھ میں دیکھا ہے کبر و غرور
کہا آگ نے یہ کہ نور نیما
کیا نور نے اس سے پھر یہ کلام
کرے وہ کہ راضی ہو جس سے خدا
تو عیب اپنے کو دیکھ اور کر نظر
کہا اس نے پھر مجھ میں کیا ہے قصور
کہا آگ تو ہے کشندہ ترا
کہا آگ نے پھر کہ اے پاک نور
کہا نور نے بندہ ہے پرگتہ
کہا آگ نے دھدکا لاشریک

رفتن نور پیش خاک

جہاں خاک تھی جا کے پہنچا وہاں

ہوا نور وہاں سے جو آگے رواں

سراسر تھی بس خاک رسی میں وہ
 کہا اس نے بھی یہ بخوبی تمام،
 علیک السلام اے حبیب خدا
 کہا نور نے پھر بھلا احترام
 کرے اپنے بندوں کو جب اشتکار
 مجھے دے بتا اس کا نام و نشان
 کہ عاجز ہوں اور سر بسر عجیب ناگ
 نہیں اور مقصد میرا دوسرا
 کہ معبود بے شک ہے پروردگار
 بغیر گمیر ہو کر ملا اور کہا
 بہت تجھ میں ہے عجز اور انکار
 کہ مقصد میرا بس تو ہی خاک و حیل
 سنو گوش دل سے تم اس کو تمام
 انہی چار عنصر کی بنیاد ہیں
 کوئی طبع خاکی و باد سی کوئی
 اور آبی جواں مرد ہیں ہم سستی
 مردت کی ان میں نہیں مثال ذلیل
 فقیر اور عاجز ہیں بے لکین ہیں

کہ تھی عجز اور انکار ہی میں وہ
 کیا نور نے پہلے جا کر سلام
 کہ اے نور خوش آمدی مرحبا
 ہوتے نور اور خاک جو ہم کلام
 کہ اے خاک دنیا میں پروردگار
 کرے گی تو کیا کام بشتلا دہاں
 کہا اس نے میں کیا ہوں ناچیز خاک
 کر دل میں وہی جو ہو حق کی رضا
 شہادت کا کلمہ پڑھا پھر پکارے
 لیا نور نے پھر گلے سے لگائے
 کہ میں نے دیا تجھ کو سے اختیار
 تجھے اول آخر کیا میں قبول
 کہا ہے نبی نے یہ برحق کلام،
 جہاں تک کہ جو آدمی زاد ہیں
 کوئی آتش طبع آبی کوئی ہے
 جو بادی ہیں کرتے ہیں کبر و منی
 جو ہیں آتش طبع وہ ہیں بنیل
 مگر ہیں جو خاکی وہ مسکین ہیں

در بیان استاد نور نامہ

نہ مانے جو کوئی تو ہو گا محفل
 پڑھے گویش دل سے دیا گھر دھرے
 گناہ اس کے سب بخش دے گا کرم
 نہ سختی زمانے کی دیکھے کسمو
 کہ جس گھر میں ہو نور نامہ وہاں
 نہ غرتاب پانی میں ہو وہ محل
 خدا اس کی حاصل کرے کامراد
 مراد اس کی حاصل کرے گا خدا
 وہ دوزخ سے پادے گا آخر نجات

نبی نے کہا ہے سنو تم بدل
 مرا نور نامہ جو کوئی پڑھے
 خدا اس کو دے گا ثواب عظیم
 رہے گا وہ دنیا میں با آبرو
 بلاؤں سے وہ گھر ہے دراماں
 نہ آتش سے پتھری اے کچھ غفل
 جو لائے اس پر کوئی اعتماد
 یہ ہے نور نامہ میرے نور کا
 پڑھے یا سنے کوئی جمعہ کی رات

وہ دوزخ سے پاوے گا آخر نجات
وہ کرب و نزع سے رہے با امان
خدا سے ہے امید وہ بخشدے
جو پڑھنا نہ جائے کسی سے سنے
وہ پڑھ کر کے اس کو کرے شاد کام
بر آویں گے سب دین و دنیا کے کام
تو اہل دیں اور اہل یقین تو
بر آوے گی سب کے دلوں کی مراد
کرے نورنامہ کو جو سر زجاں
رہے تندرست اس کا سارا بدن
یقین ہے کہ فوراً ہی بے غم کرے
تب دق ہو یا اور آزاد ہو
کہ یا باؤ تو نفع ہو الغرض
غرض ہو کسی طرح اس کو داغ
وضو کرے ہو قبلہ رو نیک زاد
پڑھے نورنامے کو اور دم کرے
مرض اس کا سب دور ہو لا کلام
کہ یا ہو شقیقہ کا دوران سر
پڑھے نورنامہ کو اس پر تمام
کہ ہر رنج و زحمت کی یہ ہے دعا
نہ محتاج ہو دے کسی بات کا
ہر ایک رنج و علت کا شافی لیب
ہر ایک درد سے اس کو دوا گشتا

پڑھے یا سنے کوئی جمعہ کی رات
نہ آوے کبھی اس کو سال گراں
گناہ اس کے اور اس کے مال باپ کے
اگر جمعہ کی شب پڑھے غور سے
کہ تو مجھ کو پڑھ کر سنا دے تمام
خدا دے گا دونوں کو جنت مقام
نہیں گے بہم ہو گے جو مسلمین
کرے گا خدا اس کو رحمت سے شاد
بلا اور آفت سے ہو در امان
یہ ہے تپ و لرزہ سے اس کو امن
اگر زخمی اور اسے دم کرے
کہ علت و وجودی سے سببزار ہو
کہ یا باؤ لقا سے کا ہوئے مرض
کہ یا باد ہو صرع اندر و صاخ
پڑھے نورنامہ کو با اعتقاد
اسی طرح ایک ہفتہ پیہم کرے
یقین ہے کہ صحت وہ پائے تمام
جو ہر سام ہر سام ہوئے اگر
مرض ہو برص کا کہ یا ہو حیزام
شف ہوگی کامل بفضل خدا
کرے درد جو اس کو دن رات کا
خدا نے کہا ہے کہ ہوں میں مجیب
کرے گا میرے نور کی جو شنا

در بیان شمائل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کہ سر تا پیا تھا بدن نور کا
کیا عین حکمت سے جلوہ نما
وہ لب حق کی تسبیح میں تھے سدا
معطر ز خوشبو چوں باغ بہشت

صفت میں نبی کی کردل کیا ادا
خدا نے سر اسرہ اند انبیا
وہ آنکھیں تھیں شرم و حیا
وہ بینی اظہر تھی عنبر سرشت

دو گوش مبارک تھے غیرت سے پر
وہ دو ہاتھ تھے ان کے پر از سخا
وہ سینہ مبارک تھا پر از صفا
کمر ان کی باریک سختی پر ز نورو
بے صبر سے ان کے اعضا تمام
وہ مومے مقدس تھے رشک ہشت
تھے حضرت کے۔ وہ استخوان نور کے
وہ دل ان کا اخلاص سے تھا بنا
عبادت میں حق کے تھے دلوں قدم
میں کیا ہوں پھلا میری کیا ہے زباں
کو لے جن کی تعریف پر در و گار
میری فکر کو داں رسائی کہاں
کروں نوز نامہ کو اب میں تمام

روایت صحیحہ

روایت سے راوی سے ہے ایک اور
وہ جو تھے محمد غزنوی امام
کتب خانہ جو ان کا تھا بے شمار
جو دیکھا کتب خانہ کو ایک روز
بغور اس کو دیکھا کہ خوب سا
حقیقت سختی بس اس میں سب نوری
کہ بھجوں میں اب شاہ محمود کو
کسی نے کہا جا کے سلطان سے
یہ دیتا ہوں میں شاہ کو اب خبر
محمد غزنوی وہ ہے جن کا نام
یہ سنتے ہی شہبہ واں سے پھر کوچ کر
بہت خلق اس دم سختی حاضر وہاں
لیا نسخہ کو آنکھ سے پھر لگا

سنو اس کو تم اور گرواس پہ غور
علیہ البی ر علیہ السلام
کہ تھے معتبر اس میں نسخے ہزار
یہ نسخہ نظر آگیا دل نسرور
کہ نسخہ بہت خوب مرغوب تھا
تو یہ بات بس دل میں منظور کی
کہ پہنچے گا وہ اپنے مقصود کو
ولایت کے شاہ اہل عرفان سے
کہ ہے نوز نامہ بہت معتبر
کتب خانہ میں ان کے ہے لاکھام
محمد غزنوی کے بس آتے گھر
کہ آئے جو محمود شاہ جہاں
دیا بوسہ اور سر کے اوپر رکھا

محمد غزالی سے درخواست کر
دیا اس کے شکرانے میں گنج وال
وہ سلطان محمود تھا غزنوی
ہوا سب کی دعوت کا وہ کاربند
ہر ایک کے تئیں غلعت وزد دیا
اس شب کو سلطان محمود نے
پڑھا نور نامے کو با صد ادب
کہا خواب میں شاہ محمود کو
تو بے غم ہوا اے شاہ غزنوی
تو پڑھ نورنامہ کو جو خوش ہوا
ہوئی آگ و دوزخ کی تجھ پر حسوم
جو اس شاہ نے دیکھا اس طرح خواب
کیا راہ میں حق کے پھر زرنشہ
کنویں مسجدی سدر سے عاججا
رعیت نوازی پہ باندھی کسر
نرانے دعا اس کی کی مستجاب
اسی طرح یارب تو بہر رسول
مجھے رکھو عزت سے اندر جہاں
الہی مسیری آل کو شاد رکھ
اپنی بحق نبی فاطمہ ؑ

لیا شہ نے وہ نسخہ معتبر
فقیروں بیٹیوں کو بے قیل و قال
کہ جس نے کہے بیع حاکم سبھی
کہے بس کہ قرباں شتر گو سفند
دیا زر بھی اور لعل و گوہر دیا
اس اہل سخا صاحب جو نے
زیارت نبی کی ہوتی وقت شب
کہ پہنچا تو اب اپنے مقصود کو
خدا نے کیا تم کو اپنا ولی
خدا نے بھی کی تجھ کو جنت عطا
دیا تجھ کو جنت میں اعلیٰ مقام
کیا شکر حق کا بہت بے حساب
کہے بروے آزاد اور ایک ہزار
خدا کے دیتے راہ میں داں لگا
دیا بھوکوں پیاسوں کو زرشیر
کہ پہنچا وہ مقصد کو اپنے شتاب
دعا تجھ گنہ گار کی قبول
مجھے ذخیرہ عقیقی میں امن و امان
سدا گھر کو مسیرے تو آباد رکھ
شہادت پہ کیجیو میرا خاتمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے حبیب خدا رسول اللہ ؐ
مجھ کو ہر روز وقت شام و پگاہ
کلمہ لا الہ الا اللہ ؑ
غیب معراج میں رسول خدا
دیکھتے جس طرف نظر کو اٹھا
کلمہ لا الہ الا اللہ ؑ
یہ مقدم حدیث میں آیا

کیجئے مجھ پہ اب کرم کی نگاہ
یہ سخن نقش دل پہ رہے واللہ
ہے محمد میرا رسول اللہ
جب کہ پہنچے یہ مسجد اقصیٰ
درو دیوار سے یہی تھی صدا
ہے محمد میرا رسول اللہ
یعنی حضرت نے ہے یہ فرمایا

بے مشقت بہشت کو پایا
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 بعد حمد خدا و نسبت رسول
 ہوئی بے شک یہ منقبت مقبول
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 سب کے سر تاج بعد پیغمبر
 در حضور رسول جن و بشر
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 بہر فاروق مصنف و عادل
 ہر گھڑی صبح و شام میرادل
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 مظہر عالم قبلہ کونین
 رات دن حق کی یاد میں بے چین
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 عرض ہے حق سے یہ میری ہر بار
 جب وہ درپیش ہوئے درشاہ
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 مال و دولت کی کچھ نہیں ہے ہمت
 چھوڑے جب مرغ روح تن سے نفس
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 اے خداوند ذوالجلال و کرم
 جب کہ ہو مجھ پہ نزع کا عالم
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 از پتے حرمت حسین و حسن
 ہوئے الٰہ کی رات ہمارے

صدق دل سے زباں پہ جو لایا
 ہے محمد میرا رسول اللہ
 کر صفت چار پار کی معقول
 ورد کر اس کا اور کبھی مت بھول
 ہے محمد میرا رسول اللہ
 یعنی صدیق افضل و اکبر
 صدق دل سے کہا یہ خوش ہو کر
 ہے محمد میرا رسول اللہ
 اے خدا مجھ پہ سہل کر مشکل
 اس سخن سے کبھی نہ ہو غافل
 ہے محمد میرا رسول اللہ
 نام عثمان خطاب ذوالنورین
 یہ ذلیفہ بس ان کا تھا دن رین
 ہے محمد میرا رسول اللہ
 یعنی از بہر حید کو اثر
 سامنے سب کے میں کروں اظہار
 ہے محمد رسول اللہ
 ہے مگر میری آرزو از بس
 تب کہ صدق دل سے یہ یکس
 ہے محمد میرا رسول اللہ
 یہ طفیل رسول شاہ امم
 نکلے میری زباں سے یہ اُسد
 ہے محمد میرا رسول اللہ
 جن سے تازہ ہے دہر کا گلشن
 در جنت پہ جو لکھا ہے سخن

کندر و ولایت علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس عہد نامہ

و ساری عمر میں ایک بار پڑھے۔ خدا چاہے تو ساتھ ایمان کے جابے۔ اور اس کے بہشتی ہونے کا میں ضامن ہوں۔ اور جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا ہے کہ ایک آدمی کے بدن میں تین ہزار بیماریاں ہیں۔ ایک ہزار کو عظیم جانتے ہیں اور دوا کرتے ہیں اور دو ہزار بیماریوں کی دوائی کوئی نہیں جانتا نیز جو کوئی اس عہد نامہ کو اپنے پاس رکھے خدا نے تعالیٰ اس کو تین ہزار بیماریوں سے محفوظ رکھے گا، حضرت ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا ہے کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو اپنے پاس رکھے گا، وہ سانپوں اور بھجڑوں سے اس میں رہے اور جو اس پر کارگر نہ ہو اور زبان بدگوئیوں کی بند ہو جاوے اگر لکھ کر پانی میں گھول کر کسی درد مند کو پلا دے تو شفا پاوے اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہؓ ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو شفیع لاوے اور حاجت اس کی برآوے اور اگر مشک و زعفران سے لکھے اور بارش کے پانی سے دھو کر تین دن صبح کسی کو پلاوے اس کی عقل و فہم زیادہ ہوتے جو کچھ سنے خوب یاد رہے اور جو کچھ یاد ہو فراموش نہ ہو حضرت امیر المومنینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا کہ جو کوئی اس کو پڑھے اور مردوں کو بخشے قبر اس کی مشرق سے مغرب تک پر نور رہے اور اس کو مردے کے ساتھ قبر میں رکھے تو مردے کے ساتھ پیغمبروں کا ثواب ملے اور سوال منکر نکیر کا اس پر آسان رہے اور حق تعالیٰ ایک لاکھ گز داہنے اور چالیس ہزار گز بائیں اور چالیس ہزار گز پاؤں سے عذاب دہر کرے اور قبر اس کی کٹ وہ اس قدر ہووے کہ آنکھ کام نہ کرے اور عہد نامہ کی اللہ تعالیٰ نے ایک صورت بنائی ہے کہ قبر میں پاس رکھے اور جب مردہ قیامت کو قبر سے اٹھے تو یہ فرشتہ بن کر رو برو آوے اور حلہ بہشت کا لٹا کر پہنائے اور براق پر سوار کرے اور حق تعالیٰ فرمائے اے مومن تیرے ساتھ عہد نامہ ہے تو خوش ہو کہ تو نے دنیا میں ہر روز پڑھا ہے، عہد نامہ کہ آج میں اس عہد کو دفن کرتا ہوں، تاج سہر پر رکھ کر اور جامہ بہشتی پہن اور براق پر سوار ہو کر بغیر حساب اور عذاب کے بہشت میں جا۔

عہد نامہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا ہر بان ہے

اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ الشَّهَادَةِ

اے اللہ آسمان کے پیدا کرنے والے اور زمین کے جاننے والے ظاہر کے

لَهُوَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ

اور جو بخشش کرنے والا بڑا ہر بان ہے اے اللہ تحقیق میں عہد کرتا ہوں طرف تیری بیچ اس

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ

زندگی دنیا کے ساتھ اس کے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے ایک ہے تو

لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ

نہیں شریک داسے تیرے کوئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صاحب بندے تیرے ہیں

وَرَسُولُكَ فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي فَإِنَّكَ أَنْ تَكِلْنِي

اور رسول تیرے پس مدت سوچ تو مجھ کو نفس میرے کی پس تحقیق کر تو سوچنے کا مجھ کو

إِلَى نَفْسِي تُقَرِّبْنِي إِلَى الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِي مِنَ الْخَيْرِ

طرف نفس میرے کی نزدیک کرے گا وہ مجھ کو طرف برائی کے اور دور کرے گا مجھ کو بھلائی سے

وَبِرَحْمَتِكَ فَأَجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَمَلًا لَوْفِيْنِيهِ إِلَى

اور ساتھ رحمت تیری کے پس کر تو واسطے میرے نزدیک اپنے عہد کو پورا کرے تو اس کو

يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ

دن قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ اور رحمت نازل کرے خدا تعالیٰ اور بہتر

خَلْقِهِ مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مخلوق نبی کے محمد ہیں اور اولاد ان کی کے اور پر دوستوں کے انکے سب پر رحمت اپنی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہر بان

مناجات مترجم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

هَذَا بَطْفٌ يَا اَرْبِي مِنْ لَدُنْكَ زَادٌ قَلِيلٌ
 ہاتھ پچھڑی عثایت سے کہ توشہ ہے قلیل
 زَنْبُكَ زَنْبٌ عَظِيمٌ فَاعْفُ اَرْبِي الْعَظِيمِ
 ہیں گناہ اس کے بڑے سو بخش دے جرم عظیم
 مِنْهُ عَصِيَاءٌ وَنَسِيَانٌ وَسَهْوٌ بَدْدٌ وَسَهْوٌ
 اس سے عصیان اور نسیان سہول اور بھول ہے
 كَالْاِيَّامِ ذَلَّتْ فِي مِثْلِ ذَمِّكَ لَا تُعَدُّ
 بے شک اے رب جرم میں ان گنت میرے مثل بیت
 قُلْ لِّسَانِي اَبْرَدِي يَا رَبِّ فِي حَقِّكَ كَسَا
 آگ کو تو کہہ کے ٹھنڈی مجھ پہ کہ یارِ مہربان
 عَادَفْتِي مِنْ كُلِّ رَايَةٍ وَاقْصَى عَنِّي حَاجَتِي
 دے مجھے ہر دکھ سے راحت اور کراہت روا
 اَنْتَ شَافِي اَنْتَ كَافِي فِي مِهْمَتَانِ الْاُمُورِ
 دور کر سب ہماری مشکلوں کو تو ہے شافی اور بس
 رَبِّ هَبْ لِي كَنْزَ قَلْبِي اَنْتَ وَهَاطِبُ كَرَمِي
 کر عطا تو کج اپنا اے مولائے کریم
 كَيْفَ كَالِي يَا اِهْلِي نَسِيْتُ لِي خَيْرًا تَخَلَّ
 کیا ہے میرا حال یارب ہیں نہیں اچھے عمل
 حَسْبَ لَنَا مَلَكٌ كَبِيرٌ اَتَجِدُنَا مِتًا مَخْلُوقِ
 کو عطاے گا کبیراً اور دہشت سے بچا
 اِبْنُ مَوْسَى اِبْنُ عِيسَى اِبْنُ اِيْمَانٍ اِبْنُ نُوْحٍ
 ہیں کہاں موسیٰ و عیسیٰ ہیں کہاں ایمان کیلی و نوح

مَقْلَسٌ بِالْقِدْقِ يَا فِی عُنْدِ بَابِكَ يَا هَبْلِي
 صدق سے در پر ترے آتا ہے مقلس یا حلیل
 اِنَّهُ شَمْعٌ غَزِيْبٌ مَدْنٌ عَبْدٌ وَلِيْلٌ
 یہ عزیز ایک بندہ ہے عامی قاضی اور ذلیل
 مِنْكَ اِحْسَانٌ وَقَصْلٌ لِّبَدْنِ لِقَاءِ الْحَزَلِ
 تجھ سے فضل اور احسان بعد اعطا و حنن
 فَاعْفُ عَنِّي كُلَّ زَنْبٍ اصْحَبِ الصَّغْرِ الْحَبْلِ
 عفو کر سارے گناہ اور گزر کر مجھ سے حیل
 ثَلْتُ ثَلْتُ اَدَا كُونِي بِرُونِي هَتَّيْ اَحْلِيْلُ
 تو نے جیسا کہ یا یا نار کوئی بر غلیل
 اِنْ لِي قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ مَنْ يَشْفِي بَعْلِيْلُ
 تو ہے شافی ہر مرض کا دل ہے میرا بس غلیل
 اَنْتَ هَبْنِي اَلْحَقَّ رَبِّ اَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيْلُ
 تو ہے مالک اور کفایت تو ہی ہے میرا وکیل
 اَعْطِنِي وَاِنِّي صَيْرُوتِي لَتِي هِيَ الْوَزَلُ
 کر عطا دل میں جو ہے میرے دکھا بہر ذلیل
 سَرَّوْا عَمَالِي كَثِيْرًا زَادْ طَاعَتِي قَلِيْلًا
 بدر عمل میرے بکثرت زاد طاعت ہے قلیل
 رَبَّنَا اِذَا نَشَأَ قَاِضٌ وَاهْلَاوِي هَبْلِيْلُ
 جب ہو قاضی تو عدا یا اور منادی ہمہیں
 اَنْتَ يَا صَدِيْقِي عَاصِي تَبِ اِلَى اَهْوَالِ الْحَبْلِ
 میں تو اے صدیق عامی تو بہ کر لوے غلیل

جو حضرات اس مبارک دعا کو پڑھ کر دیوی و آخرت سعادتیں حاصل کریں وہ اسے سنا کر کرنے والے کے حق میں دعا کریں

غور فرمائیے! کس کتاب کی آپ کو ضرورت ہے

عملیات اور وظائف کی کتابیں جنگ نامے آسان حدیث ۱۲ پیے کرامت خواجہ خواجگان ۱۲ پیے

بنگ نامہ حضرت علیؑ ۴۵ پیے دوزخ کا گھٹکا // نعت نور محمد بخش ۴۵

وظائف اولیاء ۱۲۵ پیے جنگ نامہ محمد حنیف // احادیث فضائل جہاد // قصہ شاہ بہرام پنجابی ۴۵

عملیات ربانی ۴۵ // جنگ نامہ حضرت قائمؑ ۱۲۳ // احادیث مراتب شہداء // قصہ وفات شہید پنجابی ۳۵

عملیات اولیاء ۱۰۰ // پنجابی // پنج گنج محمد بوٹا پنجابی ۳۴

مجموعہ اوراق المعروف جنگ زیتون اردو ۶۲ // **نور نامے** // کشف الخلاء ۳۴

آیات نور ۴۵ // پنجابی ۴۵ // نور نامہ سندھی ۵۰ // ایسے خطیب سلم پنجابی ۳۴

اور او فحشہ ترجمہ ۵۰ // ذکر شہادتین ۱۶۵ // نور نامہ رسول مقبولؑ ۱۶۲ // خطیب علی اردو ۶۲

وظائف پنجگانہ ۳۴ // مجموعہ شہادت ۳۴ // نور نامہ رسول مقبولؑ کا ٹیپوٹری ۶۲ // مشنری زہر عشق علی بالقویہ

مجموعہ وظائف یعنی گنجینہ انبری ۳۴ // شہادت نامہ ۱۶ // نور نامہ گلان مع تصانیف ۳۴ // قصہ بی بی مریم مغنوم ۳۴

نور نامہ قادری ۳۴ // شان محمد ۳۱

نور نامہ کلاں ۱۲ // دربار مدینہ ۳۱

نور نامہ کلاں ۱۰۰ // نور نامہ لوری نامہ پنجابی ۱۲ // دنیا سے جب چلوں گا ۳۱

نور نامہ کلاں ۱۰۰ // نور نامہ کلاں مع شمائل نامہ // توحید کے ماٹھ میں ۳۱

کلمہ نامہ عہد نامہ ۵۰ // کلمہ نامہ عہد نامہ ۵۰ // طیب کے جانوئل میر سلام علیا ۳۱

ایمان کو تازگی روح کو // مجھے شکوہ نہیں آبادیا ۳۱

فرحت بختی والی کتابیں // بر باد ۳۱

گلزار رفیق قصیدہ دکنی نامہ ۲۴ // کلمہ کو بیاباں بلیس ۳۱

قیامت نامہ معہ ہیئت نامہ ۲۴ // برسات میں جاؤ پیارے ۳۱

عقیدت کے پھول مغنوم ۳۱ // آیا برسات کا موسم ۳۱

مجموعہ سلام حضورؐ در عالم ۳۱ // جیسے سادوں کی گھٹا ۳۱

معجزات رسول مقبولؑ ۳۱ // شمع کی ڈول میں ہوا سوا ۳۱

کرامات حضرت علیؑ ۳۱ // تن بھری من مندر ۳۱

رحمن برادر کس تا جبران کتب

پوسٹ بکس نمبر ۳۳۵ فریئر روڈ کراچی عا

فالنمہ قرآن شریف ۱۹ // احادیث نبویؐ کا

فالنمہ حضرت امام جعفر صادقؑ ۱۲ // سلیمین اردو ترجمہ

(مقبوض)

